فاسق شخص جنازہ پڑھا دے، تو کیا حکم ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Nor.13727　　　　تاریخ: 27-02-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ خشخشی داڑھی والا اگر نمازِ جنازہ پڑھا دے، تو کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

خشخشی داڑھی والا فاسقِ معلن ہے اور فاسقِ معلن کو امام بنانا ناجائز و گناہ ہے، اس کے پیچھے پڑھی گئی نماز مکروہِ تحریمی و واجب الاعادہ ہوتی ہے۔ البتہ اس کے باوجود خشخشی داڑھی والا اگر درست طور پر نمازِ جنازہ پڑھا دے، تو فرض ساقط ہو جائے گا اور حقِ میت بھی ادا ہو جائے گا، مگر نمازِ جنازہ چونکہ فرضِ کفایہ ہے، لہذا اس صورت میں نمازِ جنازہ کا اعادہ نہیں کیا جائے گا کہ دوبارہ ادا کی جانے والی نماز نفل ہو گی اور نمازِ جنازہ کو بطورِ نفل پڑھنا بالاجماع مشروع نہیں۔

فاسقِ معلن کو امام بنانا گناہ ہے۔ جیسا کہ غنیۃ المستملی میں ہے: "لو قدموا فاسقا یاثمون، بناءعلی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم" یعنی اگر لوگوں نے فاسق کو امام بنایا، تو وہ گنہگار ہوں گے، کیونکہ اس کو مقدم کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

(غنیہ المستملی شرح منیۃ المصلی، ج01، ص442، مطبوعہ کوئٹہ)

داڑھی منڈانے یا ایک مٹھی سے گھٹانے والا شخص فاسقِ معلن ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں

ہے:"داڑھی منڈانا اور کُترَوا کر حدِ شرع سے کم کرانا ، دونوں حرام وفسق ہیں اور اس کا فسق بالِاِعلان ہونا ظاہر کہ ایسوں کے منہ پر جلی قلم سے فاسق لکھا ہوتا ہے اور فاسقِ مُعلِن کی امامت ممنوع وگناہ ہے۔"
(فتاوی رضویہ، ج06، ص505، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

فاسقِ معلن اگر نمازِ جنازہ پڑھادے، تو فرض ساقط ہو جائے گا۔ جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:"(صورتِ مسئولہ میں) اس (فاسق) کے پیچھے نماز مکروہ ہے کہ پڑھی جائے، تو شرعاً اس کا اعادہ مطلوب ۔۔۔۔ نمازِ جنازہ میں اسے امام کرنا اور بھی زیادہ معیوب کہ یہ نماز بغرض دُعا و شفاعت ہے اور فاسق کو شفاعت کے لیے مقدم کرنا حماقت، تاہم اگر پڑھائے گا، تو جوازِ نماز و سقوطِ فرض میں کلام نہیں۔"

(فتاوی رضویہ، ج06، ص389، 390، رضافاؤنڈیشن، لاھور، ملتقطاً)

فرض ساقط ہونے کے بعد دوبارہ ادا کی گئی نماز نفل ہے اور نمازِ جنازہ کو بطورِ نفل پڑھنا بالاجماع مشروع نہیں۔ جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اس حوالے سے ارشاد فرماتے ہیں:"ائمہ کرام اس کی تکرار کو نامشروع فرماتے ہیں کہ شرع مطہر میں یہ نماز بروجہ تنفل نہیں اور اس کی فرضیت بالاجماع بسبیل الکفایہ ہے، اور فرض کفایہ جب بعض نے ادا کرلیا ادا ہو گیا، اب جو پڑھے گا نفل ہی ہو گا۔ اور اس میں تنفل مشروع نہیں۔"
(فتاوی رضویہ، ج09، ص281، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

28شعبان المعظم1446ھ/27فروری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت
المفتی
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے